© rasailojaraid.com

رسائل ومسائل

داعی اپنے گھروں پر توجہ دیں

سوال: خدا کے فضل سے جماعت اسلامی اور اس کی برادر تنظیمات کافی عرصہ سے اسلام کی خدمت کر رہی ہیں، لیکن محسوس ہوتا ہے کہ تحریک سے وابستگان کی بڑی تعداد ابھی تک اپنے گھروں پر خصوصی توجہ نہیں دے پائی۔ بیش تر گھر ایسے ہیں، جن میں مرد تو تحریک کا کام انجام دے رہے ہیں، لیکن خواتین بالکل ناواقف ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟

جواب: آپ ایک خاتون ہیں مگر آپ کے سوال سے یہ مترشح ہو رہا ہے کہ آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ جن مردوں نے دعوت وتحریک کو سمجھ لیا ہے اور وہ یہ مبارک جدوجہد کر بھی رہے ہیں، مگر اپنی خواتین کو دعوت وتحریک کی طرف متوجہ نہیں کر رہے ہیں، اور آپ کے نزدیک یہ مردوں کی ایک کوتاہی ہے۔ بے شک مرد قوام ہیں، گھر کے سربراہ ہیں۔ انھیں یہ ذمہ داری سنجیدگی کے ساتھ پوری کرنی چاہیے۔ صرف اس لیے نہیں کہ اگر انھوں نے گھر کی طرف توجہ نہ کی تو وہ دعوت وتحریک کا کام یکسوئی کے ساتھ نہ کرسکیں گے، اور گھر ہی ان کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بن جائے گا، بلکہ اس سے کہیں زیادہ اہم بات یہ ہے کہ قرآن نے بہت واضح اور دوٹوک انداز میں اہلِ ایمان کی یہ ذمہ داری بتائی ہے کہ وہ گھر والوں کو دین کی تعلیم دیں، دین کی تربیت دیں تاکہ وہ کل جہنّم کی آگ سے بچ جائیں۔ قرآنِ کریم کا ارشاد ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ○ (التحریم ۶۶:۶) اے ایمان والو! بچاؤ اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو جہنّم کی آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جس پر تندخو اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سخت گیر فرشتے مقرر ہیں، جو ہرگز سرتابی نہیں کرتے، اس حکم سے جو اللہ نے انھیں دیا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے۔

اس واضح حکم کا صاف اور صریح مطلب یہ ہے کہ مرد جس کو اللہ نے عائلی زندگی کا سردھرا اور قوّام بنایا ہے دوسری ذمہ داریوں کی طرح اس کی ایک اہم ذمہ داری یہ بھی ہے کہ اس کی نگرانی میں گھر کے جو لوگ دیے گئے ہیں وہ ان کی تعلیم وتربیت کا ایسا بندوبست کرے کہ وہ خدا کے مخلص بندے بن کر رہیں، اور اسلام کے خادم بن کر جئیں، اور کل حشر کے میدان میں وہ جہنّم سے نجات پانے والے صالحین میں شامل ہوں۔

مگر میں آپ سے ایک دوسری بات بھی عرض کرتا ہوں، وہ یہ کہ اگر مرد غافل اور لاپروا ہو تو یاد رکھیں عورتوں کا دین مردوں کے ذمّے نہیں ہے، نہ مرد عورت کی ذمہ داریوں کا جواب دہ ہوگا۔ دین جس طرح مردوں کا ہے ٹھیک اسی طرح عورتوں کا بھی ہے۔ اگر عورتوں کو خدا نے شعور دیا ہے تو وہ خود توجہ کریں۔ اگر مرد اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں غفلت برت رہے ہیں تو خود خواتین آگے بڑھ کر دعوت وتحریک کو سمجھیں اور اللہ کی عائد کردہ دینی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ مردوں کی غفلت اور لاپروائی کو بہانہ نہ بنائیں، بلکہ جہاں مرد دین سے غافل ہوں، عورتوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ انھیں متوجہ کریں اور راہِ راست پر لانے کے لیے دل سوزی، حکمت اور تسلسل کے ساتھ کوشش کریں۔

ایک مثالی گھر یا خاندان وہ ہے، جہاں مہر ومحبت ہو، سلیقہ اور تہذیب ہو، خوش گوار تعلقات ہوں، باہم تعاون ہو ___ مگر یہ سب کچھ اسلام کی روشنی اور دین دارانہ ماحول میں ہو اور پورا گھر اسلام کی نمایندگی کرنے والا ہو۔ اس نمایندگی میں بلاشبہہ سربراہی کا مقام مرد کو حاصل ہے، لیکن اس سے انکار کی کیا گنجایش کہ عورت کا رول بھی اس میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک خاتون ہونے کی حیثیت سے آپ اس طرح سوچیں کہ بلاشبہہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر والوں پر توجہ دیں لیکن اسی پر تکیہ کیے بیٹھے رہنا اور اپنی ذمہ داری محسوس نہ کرنا، کسی طرح صحیح نہیں۔ ایک خاتون کو بھی دین کی طرف اسی طرح بطور خود توجہ کرنی چاہیے جس طرح ایک مرد سے توقع کی جاتی ہے۔ مرد اگر توجہ نہیں کرتا ہے، تو اس کی شکایت کرنے یا اس کی غفلت پر اظہار رنج وافسوس کرنے سے اپنے فرض کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ ایسی صورت حال میں تو عورت کی ذمہ داری دُہری ہوجاتی ہے کہ قوّام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے حصّے کا کام بھی کسی نہ کسی طرح اسے انجام دینا ہے۔قوّام کی غفلت اور لاپروائی نے اس کی ذمہ داری میں اضافہ کردیا ہے اور ایسے گھرانے میں عورت کو اور زیادہ دل سوزی، توجہ اور لگن کے ساتھ دینی فرائض انجام دے کر قوّام کو بھی دینی فرائض کی طرف متوجہ کرنا ہے۔(مولانا محمد یوسف اصلاحی، مسائل اور ان کا حل، ص ۳۲۸-۳۳۰)

خاوند کے مال میں بیوی کا حصّہ

س : گھر کے خرچ میں سے (جو کھلا خرچ ہو) بیوی بغیر شوہر کی اجازت کے پیسے یا تحائف اپنے رشتہ داروں، ملنے والوں یا نوکروں کو دے سکتی ہے یا نہیں؟

ج :معروف یہ ہے کہ گھر کے خرچ کے لیے شوہر جو کچھ بیوی کو دیتا ہے اس میں غریبوں پر صدقہ وخیرات، پڑوسیوں کا لینا دینا اور عزیزوں، رشتے داروں کے تحفے تحائف سب شامل ہوتے ہیں۔ رشتہ دار آپ کے ہوں وہ بھی شوہر کے رشتے دار ہیں اور شوہر کے رشتہ دار ہیں تو وہ بھی آپ کے رشتے دار ہیں۔ان رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی ضروری ہے اور صلہ رحمی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ان کو تحفے تحائف بھی دیے جائیں۔ان کی دوسری ضرورتیں بھی پیش نظر رکھی جائیں اور ان کے ساتھ ممکنہ حُسنِ سلوک کیا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ایک حدیث اس مسئلے کی وضاحت میں منقول ہے۔

''حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ سفیان کی بیوی ہند نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہیں۔ وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے جس سے میری اور میری اولاد کی ضرورتیں پوری ہوسکیں۔ ہاں، یہ کہ میں خود ہی اس کی لاعلمی میں اس کے مال سے کچھ لے لوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''جتنے سے تمھاری اور تمھاری اولاد کی ضرورتیں پوری ہوسکیں، اتنا معروف کے مطابق لے لو'' ۔(ریاض الصالحین)

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی بعض حالات میں شوہر کا مال اس کی لاعلمی میں بھی خرچ کرسکتی ہے اور اس خرچ کی اسے شوہر کو تفصیل بتانا بھی ضروری نہیں، اور نہ اس کو چوری کہا جائے گا۔اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شوہر بیوی کو اس کی ضرورت کے مطابق خرچ کے لیے دے۔ کسی کو تحفہ تحائف دینا، یا رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا بیوی کی

© rasailojaraid.com